بین الاقوامیت سے متعارف کرائے۔ شاہ صاحبؒ سے پہلے ان مسائل پر اس رنگ میں نہیں لکھا گیا۔ اس لیے اس دور میں شاہ صاحب کی تعلیمات صحیح طور پر رہنمائی کرسکتی ہیں۔ اب شاہی دور کا خاتمہ ہوچکا ہے اور اس پرانے دور کی تعلیمات کو جاری رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس لیے اگر قرآن حکیم کی تعلیمات کو نئے دور میں غالب کرنا مقصود ہے تو شاہ صاحبؒ کے فلسفہ اور فکر کا غائر نظر سے مطالعہ کیا جائے اور پھر عملی پروگرام بناکر اس کو عملی شکل دی جائے، اس طرح ہم اپنے معاشرہ کو بے راہ روی سے بچاکر ترقی کی راہ پر لگا سکتے ہیں اور عوام، معاشی ناانصافیوں سے نجات پاکر سائنسی برکات سے صحیح طور پر فائدہ حاصل کرسکتا ہے اور اسی طرح استحصالی طاقتوں کا قلع وقمع ہوگا اور ملک خلفشار سے بچ کر ترقی کرے گا۔

امریکہ کے جریدے ٹائم نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں یہ انکشاف کیا ہے کہ ترکی میں امریکہ کے فوجی اڈوں میں نصب شدہ سراغ رسانی کے آلات نے ۱۹۷۳ء کی عرب، اسرائیل جنگ کے دوران روس کے جنگی جہازوں پر ایٹمی ہتھیاروں کا سراغ لگایا تھا اور اس انکشاف کے بعد دنیا بھر میں امریکی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا تھا۔ مطلب یہ ایک طرف ترکی میں موجود امریکی اڈوں نے عربوں کو ایک جائز امداد سے محروم کردیا تھا تو دوسری طرف امریکہ، اسرائیل کی خاطر تیسری عالمی جنگ کے لیے بھی تیار ہوگیا تھا۔

بہرحال اس تازہ انکشاف سے ہماری گزشتہ تحریروں کی تائید ہوتی ہے کہ امریکہ کی طرف سے عربوں اور اسرائیلی کے درمیان مصالحت اور امن کی کوشش بھی ایک جنگی چال ہے۔ ڈاکٹر کسنجر بار بار اسرائیل اور عرب ممالک میں چلتے ہیں، مصالحت کے لیے کوششیں کرتے ہیں مگر آخر میں اسرائیل کی طرف سے کوئی ایسی بات ہوتی ہے جس سے مصالحت کی امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں اور معاملہ التوا میں پڑ جاتا ہے۔ اصل میں التوا ہی ان کی پالیسی کا اصل مقصد ہے تاکہ اس عرصے میں اسرائیل کو مزید اسلحہ کی امداد پہنچتی رہے وہ طاقت ور بن جائے اور پھر عربوں کو اس طاقت سے مرعوب کرکے ان سے من مانی شرطیں منوائی جائیں۔